المہدی کی جانب سے ماہ رجب و شعبان کا خوبصورت تحفہ

با حضور حجت الا سلام حسین دھنوی

مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَلْقَى اللَّهَ طَاهِراً مُطَهَّراً فَلْيَلْقَهُ بِزَوْجَةٍ

اگر انسان یہ چاہتا ہے کہ طاہر و مُطہر (پاکیزہ) ملاقات کرے اللہ سے تو وہ جائے شادی کرے

(حضرت رسول خداؐ)

استاد حسین دھنوی

زندگی دسھائے ر

اب تک ریلیز ہونے والے موضوعات

- ✓ شادی کرنے سے پہلے کے کچھ اہم نکات
- ✓ شادی کے لئے انتخاب کرنے کا صحیح طریقہ
- ✓ شادی کس کے ساتھ بہتر ہے؟
- ✓ ہمسری (شادی کرنے) کی شرائط
- ☐ شادی سے پہلے تحقیقات کے کچھ اہم نکات
- ✓ شادی کے لئے رشتہ بھیجنے سے پہلے کے مستحبات

بہت جلد منظر عام پر

- شادی سے پہلے تحقیقات کے لئے اہم نکات
- رشتہ دینے سے پہلے کے مستحبات
- رشتہ کے مراسم اور انتخاب کا معیار
- رشتہ کے دوران اہم گفتگو کے معیار
- اعمال اور مستحبات نطفہ ٹھہرنے سے پہلے و دیگر

Get DVD

بہجت عارفانہ

آیت اللہ بہجت

تفسیر دعائے عہد

آیت اللہ امامی کاشانی

المہدی ایجوکیشنل سوسائٹی

www.almehdies.com | almehdies@gmail.com | 0345 3182866 | 0336 2534354

The Role of Ma'anviyah in Nasiran e Imam a.j

انصار امام میں معنویت کا کردار

تقریر:

مولانا سید علی مرتضیٰ زیدی

CONSPICUITY IS VERY CLOSE

پیشکش

المہدی ایجوکیشنل سوسائٹی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ایک اور موقع ہر منتظرین کے لئے ـ ـ ـ ـ

- اپنی عاشقانہ ضرورت کے اظہار کا....
- شب ۱۵ کے راز جاننے کا....
- بے پایاں بخشش و مغفرت کا....
- لطف الٰہی کی محبت سے سیراب ہونے کا....

جملہ حقوق بحق منتظرین امام محفوظ ہیں اور اس بات کی اجازت ہے کہ اس کتاب کے کسی حصے کو یا مکمل طور پر بلا اجازت ہمارے نام (ناشر) کا حوالہ دے کر چھاپہ جاسکتا ہے۔

نام کتاب: انصار امامؑ میں معنویت کا کردار

تقریر: حجۃ الاسلام مولانا سید علی مرتضی زیدی

ترتیب و تزئین: برادر سید محمد کاظم زیدی

ناشر: المہدی ایجوکیشنل سوسائٹی (جعفر طیار)

طبع اول: رجب المرجب ۱۴۳۴ھ، مئی 2013

تعداد: 1000

قیمت: 30 روپے

رابطہ:

www.almehdies.com | almehdies@gmail.com

التماس سورہ فاتحہ:

شاعر اہلبیت پروفیسر سید سبط جعفر زیدی و

عاشق اہلبیت پرفیسر سید مسعود الحسن زیدی

جن کی مکتب تشیع کے لئے انجام دی جانے والی خدمات نا قابل فراموش ہیں

اور بالخصوص اس کوئز میں شرکت کرنے والے تمام مومنین کے کل مرحومین

یہ لیکچر مولانا سید علی مرتضی زیدی نے شب پندرہ شعبان 2009 کے موقع پر ادارے کی جانب سے منعقد کرائے گئے پروگرام میں دیا تھا جس کی اہمیت کے مدنظر اسے تحریری صورت میں لایا گیا ہے۔ ہماری آپ تمام مونین سے گذارش ہے کہ اس کتاب کا مطالعہ ضرور کریں اور بہترین نکات کو پنسل سے Underline کریں تا کہ وقت ضرورت اُسے بآسانی پڑھا جاسکے۔

اِس لیکچر کی وڈیو دیکھنے کے لئے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

www.almehdies.com

تمہید:

پروردگار عالم کے انتہائی شکر گذار ہیں جس نے ہمیں اور آپ کو دینِ اسلام کی سعادت نصیب فرمائی اور دین اسلام کے فہم وشعور میں اُس جگہ پر پہنچایا جو اہلبیتؑ سے متصل ہے بحمد للہ رب العالمین ہمارا خاندانِ اہلبیتؑ سے توسل ہے اور ماہ شعبان میں بالخصوص شب پندرہ کی برکتوں اور سعادتوں کی شب میں خداوند متعال سے دعا کریں گے کہ سعادت دے کہ ہم اِس رات کی فضلیتوں سے فیضیاب ہوسکیں۔ بلاشک وشبہ خداوند متعال کی سعادتوں کا نتیجہ یہ ہے کہ اِس رات سے فائدہ اٹھایا جائے دسیوں اور چیزیں موجود ہیں جو ہوسکتی ہیں ممکن ہے کوئی ایسی غفلت عارض آجائے کہ آپ اِس شب سے محروم رہ جائیں ممکن ہے کہ کوئی ایسی بیماری عارض آجائے کہ جس کے نتیجہ میں سعادت سے محروم رہ جائیں بہت کچھ ہوسکتا ہے لیکن کم ازکم خداوند متعال نے یہ سعادت دی ہے کہ ہم اِس رات کے بارے میں پڑھیں اور غور کریں اور انشاء اللہ شب نیمہ شعبان میں اعمال انجام دیں، وقت کے امام کے حضور استغاثہ کریں اور اُن دعاؤں کو جو آپ کے اور ہمارے ذہن کے اندر ہیں خداوند متعال کے حضور، اپنے امام کے صدقے میں پیش کریں خداوند متعال ہماری اور آپ کی سعادت میں مزید اضافہ فرمائے۔

آخر میں اس پروگرام کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے فرزند زہرا کے ظہور کی راہ ہموار کرنے میں ادارے کے اُن تمام برادران وخواہران کے لئے دعا گو ہیں جن کی شب وروز کی انتھک محنت کے بعد اور مخلصانہ تعاون کے ذریعے یہ کام پایہ تکمیل کو پہنچا بالخصوص مولانا سجاد مہدوی اور برادر سید مبشر حیدر زیدی صاحب کے جنھوں نے تصیح کا کام انجام دیا کیونکہ نئی نسل کو ثقافتی یرغمالی سے بچانا یقیناً تمام صاحبان دین اور وارثانِ انبیاء علیہم السلام کی اولین ذمہ داری ہے جس کے لئے المہدی ایجوکیشنل سوسائٹی ایک جامع الجہات جہد مسلسل کا نمونہ نظر آتا ہے جو کہ الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے بھی ثقافتی یلغار کا مقابلہ کرنے کے لئے عملی اقدامات کررہا ہے۔ نوجوان نسل سے گذارش ہے کہ وہ آئیں اور ہمارے ساتھ کام کریں اور ہمیں اپنی اصلاحی تنقید کے ذریعے ائمہ علیہم السلام کے اِس کام کو مزید بہتر بنانے میں اپنی مفید آراء وتجاویز ارسال کریں۔

خدایا ہم سب کی اس مختصرسی کاوش کو ہماری آخرت کے لئے ذخیرہ قراردے۔

ادارہ: المھدی ایجوکیشنل سوسائٹی

مختصر تعارف

نام: م ح م د (محمد)

القاب: مہدی، منتظر، قائم، بقیۃ اللہ، حجۃ اللہ، ابوصالح و دیگر۔۔

ولادت: 15 شعبان المعظم 255 ہجری

مقام ولادت: سامرا (عراق)

والدگرامی: حضرت امام حسن عسکریؑ

والدہ گرامی: حضرت نرجس خاتونؑ

جب امام حسن عسکریؑ کی شہادت ہوئی تو آپ کی عمر مبارک صرف ساڑھے چار برس تھی اس کمسنی میں خالق کی طرف سے امامت کا تاج آپ کے سر پر رکھ دیا گیا۔ آپ کی والدہ گرامی نرجس خاتون قیصر روم کی پوتی اور شمعون وصی حضرت عیسیٰ کی اولاد سے تھیں۔ آپ کی زندگی میں دو غیبتوں کا زمانہ شامل ہے۔

غیبت صغریٰ کا آغاز: 260ھ

غیبت کبریٰ کا آغاز: 329ھ

نائبین خاص: غیبت صغریٰ میں امام کے چار نائبین خاص گزرے ہیں۔

۱۔ ابوعمرو عثمان بن سعید: آپ امام مہدیؑ کے 05 برس تک نائب رہے اور بغداد میں انتقال کرگئے۔

۲۔ ابوجعفر محمد بن عثمان: آپ امام مہدیؑ کے 40 برس تک نائب رہے اور 305 ہجری میں بغداد میں وفات پائی۔

۳۔ ابوالقاسم حسین بن روح: آپ امام مہدیؑ کے 15 برس تک نائب رہے اور ماہ شعبان 320 ہجری میں وفات پائی۔ آپ بڑے جلیل القدر عالم تھے اور علم وحکمت، کلام ونجوم میں خاص اہمیت رکھتے تھے۔

۴۔ ابوالحسن علی بن محمد ثمری: آپ نے 09 برس تک نیابت کے فرائض انجام دیئے اور 15 شعبان 329 ہجری میں وفات پائی۔ آپ آخری نائب خاص تھے۔

غیبت کبریٰ میں اُمت کی راہنمائی کے لئے ائمہ اطہار اور امام زمانہؑ کے فرامین کی روشنی میں جامع الشرائط مجتہدین نیابت عامہ کے فرائض انجام دیتے ہیں۔

★ ★ ★ ★ ★

انصارِ امامؑ میں معنویت کا کردار

اِس شب (پندرہ شعبان) میں اتنی مناسبتیں ہوتی ہیں کہ اس کا تعین کرنا مشکل ہے کہ کس مناسبت کے اوپر بات کی جائے یہ شب، شبِ عبادات ہے اور ہمارے اس نظریہ کے ظاہر ہونے کے بعد اَب عمل میں اس کا اظہار بھی ہونا چاہیے ایک طرف سے امام کی غیبت کا معاملہ ہے کہ ہم لوگ اور آپ غیبت کے ایام سے گذر رہے ہیں اور غیبت یقیناً ایک سزا کا نام ہے اور غیبت خداوند متعال کا کوئی عادی قانون نہیں ہے، تو کیا کیا جائے کہ غیبت کا خاتمہ ہو جائے؟ اس وقت پوری دنیا میں جو امام کا ماننے والا ہے شاید اُس کا جو پہلا ہدف ہونا چاہئے وہ یہ کہ غیبت کا خاتمہ ہو جائے کیونکہ جیسے ہی میں اور آپ اِس غیبت کے دور سے نکلیں گے اور ظہور میں داخل ہوں گے خود بخود سعادتوں کے دروازے ہمارے اوپر کھل جائیں گے جب میں اور آپ ظہور کے دور میں داخل ہوں گے تو بہت ساری ایسی مشکلات، بہت سارے ایسے حادثات، بہت ساری ایسی تکالیف ہیں جو اِس وقت آپ کے اور ہمارے سامنے موجود ہیں وہ نہیں ہوں گی۔ میں نہیں کہہ رہا کہ قربانیاں ختم ہو جائیں گی قربانی کا دور پھر بھی رہے گا جب امام تشریف لائیں گے اُن کے حضور اُن کے ہمراہ اسلام کے دشمنوں سے مقابلہ ہوگا اُس میں یقیناً لوگ جانیں دیں گے اُس میں یقیناً لوگ شہادتیں حاصل کریں گے لیکن اُس میں لطف یہ ہوگا کہ یہ یقین ہوگا کہ جو کچھ ہم اور آپ کر رہے ہیں یہ وہ بہترین کام ہے جو خدا نے چاہا ہے سب سے بڑا لطف یہ ہوگا جو آج کی زندگی کی سب سے اہم ترین مشکل ہے وہ یہ ہے کہ میں اور آپ جب بھی کچھ کر رہے ہوتے ہیں نہیں پتا ہوتا کہ آیا یہی وہ چیز ہے جسے خداوند متعال نے چاہا تھا یا نہیں؟ اُس کا لطف یہ ہے قطعاً وہی ہوگا جو خداوند متعال نے چاہا ہے اور اُس کے بعد جتنی بھی قربانیاں ہوں گی اُن سب کی جزا اُن سب کا اجر ہمارے اور آپ کی آنکھوں کے سامنے مسلسل ظاہر ہوتا رہے گا تو خود بخود انسانوں کی ہمت بَن رہی ہوگی بس پہلا ہدف یہ ہے کہ غیبت کس طرح سے ختم ہوگی یعنی غیبت کا خاتمہ کیسے ہو؟ ایک اور دوسرا ہدف جو غیبت کے خاتمہ کے لئے انتہائی ضروری ہے اور وہ یہ کہ اِس میں معنوی ترقی کا کیا راز ہے؟ کیا کردار ہے؟ معنوی ترقی کو کس انداز سے دیکھا جائے لیکن اُس سے پہلے ایک اور موضوع جو آپ کی خدمت میں عرض کرتے چلیں وہ یہ ہے کہ وہ رکاوٹیں کیا ہیں اور کیوں میں اور آپ اُس فیض تک نہیں پہنچ پا رہے؟ کیوں کچھ لوگ حتیٰ امام کے ظہور کے باوجود اُن کے حضور مبارک تک نہیں پہنچ پائیں گے اس میں کن چیزوں کو رکاوٹوں سے تعبیر کر سکتے ہیں بس یہ دونوں موضوعات ایک دوسرے سے مل رہے ہیں معنویت کا کردار کیا ہے اور اسکے اندر جو بنیادی رکاوٹیں ہیں وہ رکاوٹیں کون سی ہیں۔

متعدد روایات میں آیا ہے کہ خداوندِ متعال بندے کے اعمال کی کثرت نہیں دیکھتا، بلکہ دل پر گذرنے والی

کیفیتوں کو دیکھتا ہے۔ ممکن ہے اُس رات (شب ۱۵ شعبان میں) میں اور آپ کئی گھنٹے عبادت وتلاوت ودعا میں مشغول رہیں لیکن وہ چند لمحے کون سے ہوں گے جب ہمارا دل واقعاً خدا سے جڑا ہوا ہوگا، وجودِ اقدسِ امام زمانہؑ سے متصل ہوگا۔ وہی چند منٹ ہمارا اصلی سرمایہ ہوگا لہٰذا ہمارے پاس روایت کے اندر موجود ہے گرچہ ماہِ رمضان کے حوالے سے ہے لیکن عمومی طور پر قابل فہم ،فرمایا گیا کہ بہت سارے لوگوں کی ساری رات کی عبادت میں تھکاوٹ کے سوا کچھ نہیں ملتا اور بہت سارے لوگوں کو پورا دن روزہ رکھنے کے بدلے سوائے بھوک اور پیاس کے کچھ نہیں ملتا۔ اچھا اب ہم اور آپ اِس بات کو بھی سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ ہم لوگ کی ساری عبادتیں ایک جیسی نہیں ہوتی مثال کے طور پر ہم لوگ اس بات کو سمجھ پا رہے ہوتے ہیں کہ ایسا ہوتا ہے کہ مغرب کی نماز بہت اچھی ہوتی ہے عشاء کی نماز میں توجہ نہیں رہتی ہے کبھی ایسا ہوتا ہے کہ عشاء کی نماز اچھی ہو جاتی ہے لیکن ابھی نماز ختم ہوئی نہیں تھی کہ تمام توجہات ختم ہو جاتی ہیں ہم سب لوگ تقریباً اِس بات کو سمجھ رہے ہیں یعنی کثرت کا اعتبار نہیں ہے، کیفیت کا اعتبار ہے۔ لیکن ہماری عبادات کی کیفیت ایک سطح میں نہیں رہتی اِس کے اندر اُتار چڑھاؤ بہت زیادہ ہے کبھی لرزتے ہوئے کسی بلندی پر پہنچتے ہیں تو پھر اِس بلندی سے نیچے آتے ہیں۔ کبھی کبھار کئی کئی دن عبادات میں بہت لطف آ رہا ہوتا ہے اور کبھی واجب نماز پڑھنے کا بھی مزہ نہیں آ رہا ہوتا۔

ہم چاہیں تو اُس اچھے دور کو اپنی معنویت کا دور کہہ سکتے ہیں۔ یہی ہمارا کُل سرمایہ بن جائے گا۔ ایک روایت میں ہے کہ انسان کے وجود کو برزخ کے اندر کچھ سیاہی اور کچھ سفیدی پر مشتمل پاؤ گے۔ فرشتوں سے پوچھا گیا کہ یہ نورانیت اور سیاہی کیا چیز ہے؟ کہا گیا کہ اس نے زندگی میں جو وقت خدا کے لئے دیا تھا وہ نورانیت بن گیا ہے اور باقی سب تاریکی ہے۔

یعنی یہ شب خداوندِ متعال کی مغفرت کی ایک شب ہے۔ خدا نے گویا اپنے عرش کے دروازوں کو کھول دیا ہے۔

کوئی ہے جو پکار رہا ہو؟ کوئی ہے جو گڑگڑا رہا ہو؟ کوئی ہے جو میری رحمت سے مستفید ہونا چاہتا ہو؟

ہم اپنی معنویت کے سلسلے میں یہ طلب کر سکتے ہیں کہ خدایا کیا تیری رحمت میں یہ امکان نہیں ہے کہ تو اب تک کے گناہوں کو معاف کر دے ایک ساتھ؟ ممکن تو ہے اور یہی وہ چاہتا ہے۔ مثلاً امامؑ سے پوچھا گیا کہ مولا ہم اس شب میں سب سے زیادہ کیا طلب کریں تو فرمایا کہ اِس شب میں آتشِ جہنم سے اپنی گردن کی نجات طلب کرو البتہ یہ آتش صرف جہنم کی آگ نہیں ہے، شاید برزخ اور قبر کی آگ بھی اس میں شامل ہے۔ شاید اِس کا مطلب یہ ہو کہ تمام گناہوں سے آزادی حاصل کر لو۔ یہ گویا ہماری معنویت ہے۔ اِب اس معنویت کا کردار کیا ہے امام کی تشریف آوری میں، اُن کی نصرت میں اور غیبت کے اِس دور میں۔

غیبت کے دور کی مشکلات

غیبت کے دور میں مجھے لگتا ہے کہ ہماری دو بڑی مشکلات ہیں: ایک مشکل یہ ہے کہ ہمیں یہ کیسے پتہ چلے کہ امامؑ ہم سے کیا چاہ رہے ہیں؟

مثلاً ہم امیر المومنینؑ کے زمانے میں ہوں اور مولا نخیلہ خیمہ گاہ کے اندر تشریف لے گئے اور کہا کہ خیمہ میں آجاؤ کہ کل دشمن سے جنگ ہونی ہے۔ یہاں شرعی ذمہ داری بہت واضح ہے۔ یہ ظہور اور حضور کے زمانے کی فضیلت ہے۔ اگر وہ صبح کی نماز کے لئے دعوت دے رہے ہیں یا کسی غریب کی نصرت کرنا چاہ رہے ہیں تو میری اور آپ کی ذمہ داری واضح ہے۔

پہلی مشکل: دورِ غیبت میں پہلی مشکل جو میرے خیال میں آتی ہے وہ یہ ہے کہ سمجھ میں نہیں آتا کہ امامؑ چاہتے کیا ہیں؟ ایسا تو نہیں کہ میں اپنی پسند سے کچھ کر رہا ہوں، کیوں کہ میرا دل چاہتا ہے یا مجھے شہرت مل رہی ہے یا اس میں مجھے آسانی نصیب ہو رہی ہے اس لیے میں کر رہا ہوں۔

دوسری مشکل: دوسرا معاملہ جو بہت مشکل ہے وہ یہ ہے کہ غیبت کے دور میں وہ کونسی چیزیں ہیں جو امامؑ تک پہنچنے کی راہ میں رکاوٹ بنی ہوئی ہیں؟ کیسے پہچانیں اُن کو؟

ظہور کے دور میں شاید ایک آسانی یہ ہوتی ہے کہ سمجھ میں آجاتا ہے کہ رکاوٹیں کیا ہیں؟

ایسا لگتا ہے کہ ان دو مشکلات کا حل معنویت میں، خداوند متعال کے ساتھ ارتباط میں اور اہلبیتؑ پر دی جانے والی توجہات کے اندر ہے۔

یہ وہ چیز ہے جو ہمیں شب ولادت کی جیسی رات میں ملنی چاہیے۔ اگر معنویات مل جائیں تو یہ سمجھ میں آجائے گا کہ اِس وقت میرے مولا کی پہلی خواہش کیا ہے؟ بہترین مثال ہمارے سامنے آیت اللہ خمینی کی ہے جب انھوں نے قوم سے کہا کہ بادشاہ کے خلاف اپنی جدوجہد انجام دیں تو لوگوں نے ڈرایا کہ جانیں جائے گی۔ فرمایا: جانیں جائیں یا نہ جائیں، امامؑ کا حکم ہے۔

یہاں پر روک کر کچھ عرض کرتا چلوں کہ ان شبوں میں جو بہت محترم ہستیاں آپ کے نزدیک ہیں غیر معصومین میں سے، اُن کا بھی تذکرہ کر لیجئے گا۔ روایت میں ہے کہ یہ غیر معصوم ہستیاں بھی برزخ کی زندگی میں مدد دے رہی ہوتی ہیں، کہ ہم نے اُن کا تذکرہ کیا تھا یا اُن کے لئے کوئی فاتحہ پڑھی تھی۔ مثلاً آیت اللہ شاہ آبادی اپنی معنویت کے نتیجے میں اُس جگہ پر فائز تھے کہ علماء اُن کو خط لکھ کر بھیجتے تھے کہ اگلی دفعہ امام سے ملیں تو یہ پوچھیے گا۔ ہمارے نصیب میں بس

اتنا ہی ہو جائے کہ اگر غلطی کرنے لگیں تو امامؑ کی طرف سے اشارہ ہو جائے کہ اس کو انجام مت دو۔ اب وہ اشارہ کسی بھی طرح سے ہو سکتا ہے۔ پھر اُس اشارے پر عمل کرنا ہماری ذمہ داری ہونی چاہیے۔

میں نے عرض کیا کہ دو مشکلات ہمارے سامنے ہیں: ایک امامؑ کے ساتھ رابطہ نہیں ہے کہ اُن کی رضا سمجھ میں آسکے دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ ہم رکاوٹوں کو پہچان نہیں پا رہے ہیں۔

کافی محنت و مشقت کے بعد پتہ چلا کہ میرے نفس کے اندر ایک گناہ ہے اور یہ رکاوٹ ہے۔ یہاں سے ایک اور مشکل شروع ہوتی ہے کہ کیا پہچان کے بعد میں اِن رکاوٹوں کا خاتمہ کر دیتا ہوں یا نہیں؟

اس شب میں ہمیں یہ بھی طلب کرنا ہے کہ خدایا علم دے کہ میں رکاوٹوں کو پہچان لوں اور علم دے کہ مجھے سمجھ میں آجائے اور میں اُس سے دور ہو جاؤں پھر اُس میں مبتلا نہ رہوں۔

اِس معنویت میں کہ میں امام سے رابطہ کروں کیا چیزیں رُکاوٹ بن سکتی ہیں؟ چند چیزیں آپ کی خدمت میں پیش کروں گا جن کے بارے میں ہمیں خدا سے طلب کر لینا چاہیے کہ خدایا اِن سب کو ہم سے دور کر دے تا کہ ہم اپنے امامؑ کے نزدیک پہنچ سکیں انشاءاللہ۔

بظاہر لگتا ہے کہ رُکاوٹوں میں سے ایک بڑی رُکاوٹ میرے نزدیک ہم لوگوں کی سستی ہے۔ ارادے کی سستی، بہت بڑی رُکاوٹ ہے۔ ہر روز آپ کے علم میں کہیں نہ کہیں اضافہ ہو رہا ہے۔ کسی روایت کے ذریعے، کسی وعظ کے ذریعے، کسی نصیحت کے ذریعے سے۔ اگر اُن تمام وعظ و نصیحت پر عمل کر لیتے جو خدا نے ہمیں اِس دنیا میں اب تک سُنائی ہیں تو کیا ہمیں ایسا ہی ہونا چاہیے تھا؟ نہیں، ہمیں بہت مختلف انسان ہونا چاہیے تھا۔

کتنی ایسی اچھی باتیں ہیں جو ہم نے اپنی زندگی میں سُنی ہیں لیکن عمل نہیں ہوا۔ کیوں عمل نہیں ہوا؟ ارادے میں کمزور ہیں۔ اچھا ارادے میں کمزوری کیوں ہے؟

یہاں پر ایک اور Chapter شروع ہوتا ہے۔ ہمارے نفس کی خواہشات کچھ ایسی چیزوں سے جڑی ہوئی ہیں جو ہمارے اور امامؑ کے درمیان رُکاوٹ ہیں۔ مثلاً کسی کا نفس جڑا ہوا ہے کسی آسائش سے، کسی کا نفس جڑا ہوا ہے دولت سے، کسی کا نفس جڑا ہوا ہے طاقت سے، کسی کے نفس میں مشکل ہے شہرت طلبی کی۔۔ ہر ایک نے اپنی ذات کی مناسبت سے اپنے دل کے اندر ایک چھوٹا سا بُت بنایا ہوا ہے۔ یہ بُت خدا کے سامنے جھکنے نہیں دیتے۔ مثلاً میں چاہتا ہوں کہ حجت خدا کے لئے فلاں خدمت انجام دوں کہ اچانک وہ بت سامنے آتا ہے اور کہتا ہے کہ اگر وہ کام کیا تو غریب ہو جاؤ گے۔ میں چاہتا ہوں کہ خداوند متعال کے حضور کوئی بندگی کروں کوئی عبادت کروں، اچانک وہ بت سامنے آتا ہے اور کہتا ہے کہ نہیں اِس وقت سونے کا ٹائم ہے۔

دسیوں (بہت سے) چھوٹے چھوٹے بت ہم لوگوں کے دلوں کے اندر کہیں بیٹھے ہوئے ہیں ورنہ میں نے

عرض کیا کہ ہمارا اور حجت خدا کا راستہ دنیا کا ہموار ترین راستہ ہونا چاہیے۔ خالق خدا ہے، اسی خدا نے خلق کیا ہے، اسی خدا نے رہنما دیا ہے۔ اب اُس تک پہنچنے کا سب سے اچھا راستہ اُسی نے دیا ہے۔ تو ہم یہ کیا کر رہے ہیں؟ آسائش طلبی، آرام طلبی، شہرت طلبی، دولت طلبی، یہ تمام چیزیں ایثار کی راہ میں رکاوٹ بنی ہوئی ہیں۔

ایک اور مشکل یہ ہے کہ کچھ دوست ایسے ہیں جو بظاہر بہت مخلص ہیں لیکن واقعاً مخلص نہیں ہیں۔ مثلاً ایک آیت میں فرمایا: یالیتنی لم اتخذ فلاناً خلیلاً جہنم میں جانے والا ایک شخص کہے گا کہ اے کاش میں نے فلاں آدمی کو اپنا دوست نہ بنایا ہوتا۔ کیوں؟

انسان کے اطراف میں جو لوگ ہیں، وہ نہ چاہتے ہوئے بھی ایک دوسرے کے اوپر اثر انداز ہوتے ہیں۔ کوئی کتنا ہی کہے کہ میرے اوپر کوئی اثر نہیں پڑتا، میں وہ کرتا ہوں جو میرا دل چاہتا ہے۔ ایسا نہیں ہے، کہیں نہ کہیں اثر پڑ جاتا ہے۔ ممکن ہے کہ برائی میں نہ لے جاسکے لیکن کم سے کم اتنا کرے گا کہ اچھائی سے دور کردے گا، اچھائی کی طلب نہیں رہے گی۔

اَب جس کے اطراف میں سارے دوست عبادت گذار ہیں یا زیادہ تر عبادت گذار ہیں اور ایک وہ ہو جس کے سارے دوست گنہگار ہیں اور ایک آدھا عبادت گذار بھی ہے۔ کس کا امکان زیادہ ہے کہ وہ عبادتوں کی طرف جائے گا؟ ظاہر ہے جس کے دوست عبادت گذار ہیں، وہ کم سے کم اُن کے ساتھ چلتے ہوئے عبادت گاہوں تک پہنچ جائے لیکن جس کی دوستیاں غلط لوگوں سے ہے اُس کی زندگی تباہ ہوجائے گی۔ البتہ آہستہ آہستہ تباہ ہوگی یعنی پہلے عبادت کی اہمیت کو کم کریں گے پھر گناہ کی شدت کو کم کریں گے پھر گناہ میں مبتلا کرکے بے حیائی تک پہنچا دیں گے اور پتہ بھی نہیں چلے گا۔

بعض اوقات شیطان بہت عجیب طریقے سے اثر کررہا ہوتا ہے۔ مثلاً میں کسی گنہگار کے ساتھ بیٹھا ہوا ہوں اور وہ میری تعریف کرتا ہے۔ اور جب میں عبادت گذاروں کے درمیان بیٹھتا ہوں تو وہ میری تعریف ہی نہیں کرتے۔ اب مجھے خوشی ہوتی ہے تو میں اُن کے درمیان بیٹھتا ہوں۔ تو اثر کیا ہونا ہے؟

کم سے کم جو اثر ہونا ہے وہ یہ کہ یہ ریا کاری ہے کہیں نہ کہیں مشکل میں پھنس جاؤں گا۔ یہ لوگ کہاں تک متاثر کریں گے؟ اپنے آپ سے پوچھئے گا کہ جب امامؑ تشریف لائیں گے تو کیا سب لوگ امامؑ کی خدمت میں پہنچ جائیں گے؟ نہیں۔ کیونکہ اردگرد کے لوگ امامؑ کے بارے میں شبہات ڈالیں گے اور اِس کی عادت ہوگی ان شبہات کو سننے کی اور مبتلا ہوجائے گا اور اپنے امامؑ تک نہیں پہنچ پائے گا۔

ایک اور رُکاوٹ آپ کی خدمت میں عرض کروں۔ ہم مسلسل دیکھ رہے ہیں کہ لوگ اہلبیتؑ کے نام پر اُن سے دور جارہے ہیں، اُن کی فکر سے دور جارہے ہیں، اُن کے عمل سے دور جارہے ہیں، اُن کی سیرت سے دور جارہے ہیں۔

ایسا کیوں ہو رہا ہے؟ آیا یہ سب کہ سب بُرے ہیں؟ یا کوئی عذاب آیا ہے؟ کیا ہو رہا ہے یہ؟ سیرت اہلبیتؑ سے دور کیوں جارہے ہیں؟ بنیادی ترین سیرتوں سے بھی دور جارہے ہیں؟ ایک وجہ یہ ہے کہ انھوں نے علم حاصل کرنے کا ذریعہ صحیح قرار نہیں دیا۔ ہر کس و ناکس سے علم حاصل کرنے کی کوشش کی اِس کے نتیجہ میں گمراہی ہے۔ خداوند متعال نے ایک معیار قرار دیا ہے۔ مولا کا وہ فرمان ہمارے سامنے ہے کہ فرمایا جس نے مجھے ایک لفظ سکھایا اُس نے مجھے اپنا بندہ بنالیا۔

ہم کن کی بندگی میں جارہے ہیں؟ کن لوگوں سے سیکھ رہے ہیں؟ یہ ہمیں دیکھنا پڑے گا کیوں؟ کل یہ ہی چیزیں امامؑ کی راہ میں رُکاوٹ بنے گی۔ آج ہمارے سامنے مشکلات کا ایک ڈھیر لگا ہوا ہے ایک وجہ یہ ہے کہ ہر کس و ناکس سے سیکھا ہے مثلاً یہ پوچھنے کی زحمت نہیں کی کہ تم نے کہاں سے سیکھا ہے؟ تمہیں کس نے سکھایا ہے؟ نتیجہ یہ ہے کہ معاشرے کے اندر ایک افراتفری کا دور چل نکلا ہے البتہ میں اِس افراتفری سے گھبرا نہیں رہا ہوں میں تو یہ سمجھ رہا ہوں کہ یہ افراتفری کیمپ کو تقسیم کررہی ہے کچھ لوگ اِس طرف اور کچھ لوگ اُس طرف۔

روایات میں چھلنی کا استعمال بہت زیادہ تھا۔ چھلنی کو عربی میں کہتے ہیں غربال، ایک روایت میں لکھا ہے کہ تم چھلنی کئے جاؤ گے اور بار بار کئے جاؤ گے کہ جو کچھ نکل جائے گا وہ رہنے کے مقابلے میں آٹے اور نمک کے برابر ہوگا اتنے کم رہ جاؤ گے جو رہ جائیں گے وہ ایمان پر ہونگے باقی سب چھلنی میں نکل جائیں گے۔

مثلاً ایک لاکھ کی آبادی میں سے چند سو ایمان پر رہ جائیں گے باقی سب اُس چھلنی کی نذر ہوجائیں گے اَب ہمیں یہ سوچنا پڑے گا کہ بالآخر یہ کیا ہو رہا ہے اِس آبادی کے اندر؟ اِس دنیا کے اندر کیا ہو رہا ہے؟

پورے معاشرے میں کتنا تناسب ہوگا کہ لوگ اِس مبارک ولادت کی شب میں بحمد للہ کسی مسجد میں بیٹھ کر عبادت کر رہے ہونگے؟؟ اَب اِس کا حل یہ ہے کہ خاص عنایات ہوں اہلبیتؑ کی۔ اور اہلبیتؑ نے جو اتنا زیارات پر زور دیا ہے وہ اسی لئے دیا ہے۔ کوئی بھی رات ہو، ستائیس رجب ہو، پندرہ شعبان ہو، تین شعبان ہو، سترہ ربیع الاول ہو۔ ایک یا ایک سے زیادہ زیارات ضرور ہوں گی۔ کیونکہ زیارات میں ہمارا اہلبیتؑ کے ساتھ ایک رابطہ بنا ہوا ہے۔ ان رابطوں کو محفوظ بنانا ہے۔

امام کے ساتھ رابطہ

شبِ پندرہ میں وقت کے امامؑ سے رابطہ بنانے کی کوشش کریں۔ سید الشہداء کی زیارت تو ہمیشہ سے ہے۔ وہ مصباح الھدیٰ و سفینۃ النجاۃ ہیں کہ اُن سے اگر کوئی متصل ہوتا ہے تو وہ خود بخود راستے کے اوپر ہے۔

بہت دفعہ ہم بہت سارے ثواب حاصل کرتے ہیں اور چند گناہ اُن کے بہہ جانے کا باعث بن رہے ہوتے ہیں۔ مجھے لگ رہا ہے ہم لوگوں کے ساتھ یہی ہو رہا ہے۔ یہ جو معاشرے کے اندر معنویت کی کمی ہے شاید اِس کی ایک وجہ یہ ہے کہ ہم ثواب کے عمل کو کثرت سے کر رہے ہیں بدقسمتی سے گناہ کے عمل بھی کچھ کچھ انجام پا رہے ہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ وہ رُکاوٹیں ہمیں آگے جانے نہیں دے رہیں۔

دعاؤں کا انتخاب

اَب دعاؤں کے مفہوم کو ضرور دیکھیۓ گا۔ اِن میں سے کچھ دعاؤں کا انتخاب کر لیجیۓ اور سارا سال اُس کو دُہراتے رہیں۔ آج کی رات میں ایک بہت نفیس دعا ہے کہ ''اے خدا تو اپنے خوف اور خشیت میں سے اتنا دیدے کہ ہمارے اور گناہوں کے درمیان رُکاوٹ بن جائے۔'' جب بھی گناہ کی طرف بڑھنے لگیں تو تیرا خوف ہمارے دل کے اندر آ جائے۔ کہتے ہیں کہ یہ جامع دعا ہے۔ مثلاً کوشش کریں کہ آپ گھر کے اندر نماز پڑھ رہے ہوں تو اُس کے قنوت کے اندر اُس دعا کو پڑھ لیجیۓ۔ اپنی زندگی کے اندر بار بار دُہراتے رہیں تا کہ وہ جو جامع ترین دعا ہے وہ میرے اور آپ کے ساتھ آ جائے۔

آج کی رات یہ طے کر کے بیٹھیں کہ راستہ کھولنا ہے۔ ہم اتصال سے محروم ہیں، ہمیں متصل ہونا ہے۔ یہ سوچ کر زیادہ محنت کریں کہ نہیں معلوم شاید یہ ہی وہ ماہِ شعبان و رمضان ہو جس میں شاید کوئی اعلان ہونا ہو۔

یہ جو عرفاء ہیں مثلاً آیت اللہ تقی بہجت اور دوسرے عرفاء اُن کا لب و لہجہ بہت مختلف تھا 25 سال پہلے۔ مثلاً پہلے کہتے تھے کہ امامؑ کے ظہور کے لئے دعا کرو، اَب کہتے ہیں کہ امامؑ کے ظہور سے اُمید لگا لو۔ البتہ دعا میں کثرت ابھی بھی چاہیے مثلاً آیت اللہ بہجت سے کسی نے پوچھا کہ امامؑ کے ظہور کے لئے کیا کریں؟ فرمایا: دعا کرو۔ کہا: کون سی دعا کریں؟ فرمایا: اللهم كن لوليك... کہا: اسی دعا کو کثرت سے پڑھو۔ مثلاً ہمیں سمجھ میں آتا ہے کہ کثرت کا ایک مصداق یہ ہو سکتا ہے کہ ہر نماز کے ساتھ پڑھی جائے۔ جہاں کہیں بھی ہوں، فارغ بیٹھے ہوں، فوراً اِس دعا کو کم سے کم پڑھنا شروع کر دیں۔ آپ اعمال کرنے بیٹھیں تو اِس دعا کے ساتھ شروع کریں۔

تیس سال پہلے ہمارے معاشرے میں یہ دعا تھی ہی نہیں، اَب بحمد اللہ رب العالمین اس کثرت کے ساتھ ہے کہ ہم چاہ رہے ہیں کہ یہ پھیلے اور لوگ اسے بکثرت پڑھیں۔ یہ خود ایک نشانی ہے کہ شاید اَب ہم لوگ نزدیک ہو رہے ہوں۔ البتہ اگر یہ دور وہی دور ہے جس میں امام کی تشریف آوری ہونی ہے تو یقیناً مشکلات بہت زیادہ ہونی چاہیے کہ جس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا روایات کے اندر ہے کہ ''کسی انسان کے لئے ہاتھ میں انگارہ لے کر کھڑا ہونا

آسان ہوگا ایمان بچانا بہت مشکل ہوگا''۔ اور اُس کے لئے بھی راستہ یہی ہے کہ معنویت ہونی چاہیے۔ سختیوں میں انسان کا ایمان بھی باقی نہیں رہتا ہم نے ابھی تک قحط نہیں دیکھا ہے لیکن اتنا جانتے ہیں کہ اگر مسلسل انسان بھوک میں رہے تو نہیں معلوم کہ ایمان بچتا ہے یا نہیں؟ ہمارے پاس روایت موجود ہے کہ امام کی تشریف آوری سے پہلے پوری دنیا میں قحط ہوگا۔

ہمیں اپنی معنویت کو اتنا تیار کرنا پڑے گا کہ یہ ساری مشکلات ہمارے لئے آسان ہو جائیں۔ ایک دوسرے کا ساتھ دینا ہم لوگوں کے لئے آسان ہو جائے۔ ابھی ہمارے دوست احباب مشکلات میں ہیں؛ ہنگو میں، ڈیرہ اسماعیل خان میں، کوہاٹ میں، پاراچنار میں، کوئٹہ میں اور اب تو اتنی جگہ ہو رہا ہے کہ نام گننا مشکل ہو جائے کس جان و مال سے ہم اُن کی نصرت کر رہے ہیں؟ اگر ابھی نہیں کر رہے تو کل کیا اطمینان ہے کہ کریں گے؟

غفلت کا خطرہ

بہت بار ایسا بھی ہوتا ہے کہ انسان امتحان سے گذر رہا ہوتا ہے اور سمجھتا ہے کہ امتحان کچھ اور ہے۔ مثلاً سید الشہداء ایک آدمی کے خیمہ پر تشریف فرما ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ میرا ساتھ دو۔ اور وہ ساتھ نہیں دیتا۔ تو کیا یہ مسلمان نہیں ہے؟ اِس کو جنت اور جہنم کی خبر نہیں ہے؟ اِس کو رسولِ خدا کا خاندان نہیں پتا؟ اِس کو نواسۂ رسولؐ ہونا نہیں پتہ؟ اب جو نواسۂ رسولؐ اسکو بُلا رہے ہیں تو اِس سے بڑھ کر امتحان اور کیا ہوگا؟ شرکت کیوں نہیں کرتا؟

غفلت کا عالم یہاں تک لے آتا ہے۔ انسان سمجھتا ہے کہ یہ امتحان نہیں ہے اور امتحان کچھ اور ہے تو اور امتحان کسے کہتے ہیں؟ ہمارے اطراف میں بچے یتیم ہو رہے ہیں، لوگ مر رہے ہیں عورتیں پکار رہی ہیں نصرت کے لئے کہہ رہے ہیں۔۔ میں نہیں کہہ رہا کہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ آپ اُٹھ کر وہاں پر جائیں یہ سب امتحان ہے۔ خدا نہ کرے کہ یہ صورتحال یہاں پر بھی ہو سکتی ہے۔ سات، آٹھ سال پہلے آپ کو یاد ہے کہ کونسا ایسا محلہ نہیں تھا کہ جہاں ایک دن میں کوئی آدمی شہید نہ ہوتا تھا یہ سب امتحان ہے ہم اور آپ اپنی جنت اور جہنم خلق کر رہے ہیں یہ جو آپ اور میں شب ۱۵ میں عبادت کریں گے اس میں جنت اور جہنم بنے گی بس یہ کہ ہمیں احساس نہیں ہے معنویت اِس کے لئے بھی چاہئے جتنا ہمارا شعور بڑھتا چلا جائے گا امتحان سمجھنا بھی آسان ہوگا امتحان دینا بھی آسان ہوگا۔

شب ولادت کی رات میں شاید زیارت سید الشہداء اِس لیے رکھی ہے کہ یہ آسان ترین دروازہ ہے خدا کے دروازے تک پہنچنے کے لئے۔ آسان ترین راستہ یہی ہے کہ جب آپ ولادت کی رات کہیں بیٹھے ہونگے اور اپنے بیماروں کے شفاء کے لئے خداوند متعال سے دعا کر رہے ہونگے اپنے گناہوں کی بخشش کے لئے درخواست کر رہے ہو

نگے اور ہمیشہ اِس بات کو اپنے ذہن میں رکھئے گا کہ جو مجھے سمجھ میں آتا ہے اور میں جسارت کر رہا ہوں وہ یہ ہے کہ کتنی دوسروں کے لئے آپ نے دعا مانگی اِس سے طے ہوگا کہ آپ کی اور میری کتنی دعائیں قبول ہونگی۔ میں اپنے لئے دعائیں مانگا چلا جا رہا ہوں مانگا چلا جا رہا ہوں یہ بھی پوری ہونگی لیکن اگر اِس کو میں چاہ رہا ہوں کہ تقویت ملے تو دوسروں کے لئے دعا مانگوں۔ اَب اگر آپ سب مسجد میں مل کر کوئی اعمال انجام دیں گے تو جتنے لوگ وہاں بیٹھے ہونگے سب ایک دوسرے کے لئے دعا کرتے رہیں کہ خدایا اِس مسجد میں اور بھی بہت سارے لوگ بیٹھے ہیں اُن سب کے اعمال کو بھی قبول کر لے نہیں معلوم یہاں پر کوئی ایک اللہ کا بندہ ہو جس کو آپ نے دعا دی فرشتوں کو یہ پسند آئے کہ آپ نے اُس کو دعا دی ہمارے پاس موجود ہے روایات کے اندر کہ مرحوم مغفرت پالیتا ہے شب قدر میں کہ اِس کو بھی شامل کیا ہے۔ انتقال ہوا ہے اس نے نماز پڑھی ہے کئی لوگوں کا نام لیا اِس کا بھی نام لیا ہے اس بندہ خدا نماز پڑھنے والے کا مقام اتنا بلند ہے کہ اس نے اس ایک آدمی کا بھی نام لیا اس کو بھی بخش دیا گیا خدا بہانوں سے بخش رہا ہوتا ہے آپ سب کو دعا دینے لگے اچانک ذہن میں آیا کہ آقای بہجت کا بھی انتقال ہوا ہے اچانک آپ نے فاتحہ پڑھی اُن کی روح کو بخش دی نہیں معلوم خدا کو یہ پسند آئے۔ بہت ساری چیزیں ہیں جو ہماری برزخ کو بنا رہی ہوتی ہیں آج کی شب بہت قیمتی رات ہونی چاہئے کہنا آسان ہے کرنا اصل ہے۔ اصل معاملہ یہ ہے کہ ہم حاصل کیا کریں گے اور جو کچھ آج کی رات آپ حاصل کریں گے وہ بھی آسان ہوگا پھر کل اُس کو باقی کیسے رکھیں گے یہ اصل مشکل ہوگی بہت دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ آپ پوری رات عبادت کرتے ہیں صبح تک آپ کو لگتا ہے کہ آج کی رات بہت اچھی گذری اگلے دن جب صبح کو جاگتے ہیں تو لگتا ہے کوئی اثر نہیں ہوا وہی کا وہی ہے ایک دوست نے حج پر آکر مجھ سے یہ بات کہی کہنے لگا میں جب حج پہ جا رہا تھا تو میں نے سوچا کہ اب تبدیل ہو جاؤں گا واپس آیا ہوں دیکھ رہا ہوں کوئی خاص اثر نہیں ہے کیوں نہیں ہوتا؟ شاید کچھ جڑیں رہ گئی ہیں ہم لوگوں کے اندر۔۔ شاید کچھ جڑیں رہ گئی ہیں گناہوں کی وہ مشکل میں ڈال دیتی ہیں پھر میں عرض کروں گا سید الشہداء کی طرف، سید الشہداء سے توسل کریں کہ اِس کام کو آسان کر دیں آج کی رات خوشی کی رات ہے آج کی رات امام کی تشریف آوری کی رات ہے ہمارے پاس روایتوں میں موجود ہے کہ جب نبی اکرم کے نواسوں کی تشریف آوری کی رات تھی تو جب اُن کی ولادت ہوئی تھی تو نبی اکرم نے صدقہ بہت دیا تھا لوگوں کو گھروں پہ دعوت بھی دی بہت خوش تھے بہت مسرور تھے لوگ آرہے تھے کہ میرے لئے اللہ کے رسول دعا کیجئے نبی دعا فرماتے تھے اور آپ نے یقیناوہ روایت سنی ہے کہ مثلاً کوئی نبی تک پہنچنا چاہتا تھا ایک جاہل بدو تھا نبی تک پہنچنا چاہتا تھا کہنے لگا کہ نبی کو خوش کرتے کیسے ہیں پہلی دفعہ نبی کے سامنے آرہا تھا نہیں جانتا تھا کہ نبی کو خوش کرتے کیسے ہیں اتنا جانتا تھا کہ اِن کو خوش کرنا ہے لوگوں نے کہا تم ایسا کرو کہ امام حسین کو اپنی گود میں اُٹھا کر لے جاؤ، نبی خوش ہو گئے آج کی رات خوشی کی رات ہے

اللہ کی مغفرت کے دروازے کھلنے ہیں کچھ لوگوں کو بخشنا ہے خدا نے اگر اتنے وعدے کر چکا ہے تو اپنے وعدوں سے مکرتا نہیں ہے وہ۔ کچھ کو تو یقینا بخشے گا ناں؟ ہم لوگوں کے ساتھ صرف ایک مشکل ہے کہ میرا نام اِن لوگوں میں آیا ہے کہ نہیں آیا ہے بخشے تو جانے ہیں لوگ ۔خدا کو کس کا واسطہ دیں خدا کو اُس حجتِ خدا کا واسطہ دیں جس کے انتظار میں سینکڑوں سال سے لوگ پکار رہے ہیں وہ خود بھی منتظر ہے اور خود منتظَر بھی ہیں وہ خود بھی انتظار کر رہے ہیں اور اُن کا بھی انتظار ہو رہا ہے اچھا کبھی ہم نے یہ جاننے کی کوشش کی ہے کہ وہ کس عالم میں انتظار کر رہے ہونگے شاید ہم نہیں سمجھ پائیں گے حضرت علی اصغرؑ ہمارے لئے تاریخ کا کردار ہیں اُن کے لئے تاریخ نہیں ہیں اُن کے لئے حاضر کردار ہے علی اصغرؑ کی مظلومیت کو اپنی آنکھوں کے سامنے آج بھی دیکھتے ہیں اگر ہمارے لئے چودہ سو سال پہلے سید الشہداء شہید ہوئے تو اُن کے لئے آج کا واقعہ ہے اُن کے لئے چودہ سو سال پہلے کا نہیں ہے لہذا زیارت ناحیہ میں کہتے ہیں اے میرے جد امجد میں آپ کی یاد میں خون کے آنسو بہاتا ہوں نہیں معلوم کتنے شکستہ دل ہو کر وہ غیبت میں انتظار کر رہے ہیں۔ کبھی تو آؤں گا، کبھی تو زمین پر آؤں گا اور اپنے جد امجد کا نام بلند کروں گا شاید آج کی رات گریہ کی رات نہیں ہونی چاہیے تھی لیکن غیبت گریہ دلا دیتا ہے کیونکہ ہم امام سے دور ہیں اور اِس میں گریہ ہی گریہ ہے شاید امام سے کہیں کہ مولا یہ شب شبِ ولادت ہے ہمیں خوش ہونا چاہیے لیکن ہماری عید وہ ہے جب آپ تشریف لائیں گے باقی سب کا سب غم ہے کس کا واسطہ دیں خداوند متعال کے سامنے جائیں اہلبیت اطہارؑ کا واسطہ دیں اگر چاہتے ہیں کہ امام زمانہ کے حضور بھی کوئی فریاد پہنچ جائے تو کس کا واسطہ دیں آیا سید الشہداء کا واسطہ دیں آیا وقت کے امام کو اُن کے اجداد کا واسطہ دیں جو مجھے سمجھ میں آتا ہے وہ یہ کہ اگر وقت کے امام کو اُن کی جَد طاہرہ کا واسطہ دیں پھر یقینا قبول ہے وقت کے امام کے حضور التجا کرتے ہیں کہ اے سید و سردار اے ہماری جانوں کے مالک آپ کا حکم ہماری جانوں کے اوپر نافذ ہے آپ کو واسطہ آپ کی پہلو شکستہ جدہ ماجدہ کا، آپ کو اُن مظلومہ والدہ کا واسطہ جس نے اپنی زندگی میں ہمیشہ مشکلات دیکھی آپ کو اُن کا واسطہ یہ جو عبادت کر رہے ہیں آپ کے ماننے والے ہیں۔ اے مولا! کسی کہنے والے کے اندر طاقت نہیں ہے کہ وہ آپ سے کچھ کہہ سکے لیکن التجا کرنے والوں کی التجا ہے مولا اس رات میں آپ کے پاکیزہ ماننے والے دنیا کے مقدس مقامات پر بیٹھے ہونگے کوئی کربلا میں ہوگا کوئی نجف میں ہوگا کوئی مشہد مقدس میں ہوگا کوئی قم مقدس کے اندر لیکن مولا کچھ گناہگار اِس مسجد کے اندر بھی بیٹھے ہوئے ہیں جہاں آپ کربلا میں توجہ دیں گے جہاں آپ نجف میں توجہ دیں گے جہاں آپ مشہد مقدس میں توجہ دیں گے جہاں آپ قم مقدس میں توجہ دیں گے انہی عظیم الشان ہستیوں کے چند گنہگار ماننے والے اپنے گناہوں کو لے کر یہاں پر آپ کا انتظار کر رہے ہیں اِن کی بس ایک خواہش ہے مولا جہاں آپ دوسروں پر نظریں کرم کر رہے ہیں ایک لطف یہاں پر بھی ہو جائے ایک ایرانی شاعر بہت اچھا کہتا ہے خدا اُس کو

جزا دے خدا اُس کی مغفرت کرے ایک شعر میں کہتا ہے کہ مولا سب اچھے اچھوں کے گھر جاتے ہیں بُروں کے گھر نہیں آتے اچھے کے گھروں میں تو سب چلے جاتے ہیں مولا ہم بُروں کے گھر میں کب آئیں گے اے مولا اپنی لیاقت سے نہیں مانگ رہے آپ کے فضل وکرم سے مانگ رہے ہیں ہم میں کوئی صلاحیت نہیں ہے صرف آپ کے لطف وکرم سے مانگ رہے ہیں آپ کا گھر کریم ہے آپ کا خاندان کریم ہے کریم کی صفت یہ ہوتی ہے کہ مانگنے والے کے سہارے پہ نہیں دیتا اپنی کرامت کے تحت دیتا ہے اور میرے مولا آخری جملہ بھی کہہ دوں کہ اگر آپ نے نہ دیا تو پھر کوئی در ہے کہ کہاں جائیں گے پھر۔ مولا لطف وکرم کردے مولا۔

پروردگارا! واسطہ تجھے محمد وآلِ محمد کا اِس قلیل کو ہم سے قبول فرما اے پاک پروردگار! تجھے واسطہ سیدہ طاہرہ کا، اُن کی اولادِ طاہرہ کا دنیا وآخرت میں اُن کی ہمراہی نصیب فرما اُن کی نورانیت سے دلوں کو منور فرما اے پاک پروردگار! اہلبیت کے چاہنے والے جہاں کہیں بھی ہوں اُن کی جان مال عزت وآبرو کی حفاظت فرما اے پاک پرورگار! تو اپنے بہترین بندوں کو جو جزا دے گا وہ ہمیں بھی نصیب فرما۔

امام مہدی علماء اہلسنت کی نظر میں

درج ذیل احادیث لیکچر کا حصہ نہیں ہے بلکہ امام مہدی اور اُن کے ظہور کی اہمیت کے پیش نظر شامل کی جارہی ہیں ہم جب بھی امام مہدیؑ کو یاد کرتے ہیں خواہ ولادت کا مسئلہ ہو یا غیبت کے دور کا نہایت افسوس کے ساتھ یہ بات دیکھنے میں آئی ہے کہ ہم امامؑ کے ماننے والے تو ہیں اور تھوڑا بہت جانتے بھی ہیں لیکن اگر کوئی ہم سے گفتگو کرے تو بس 2 یا 4 شیعہ روایات ہی ہمیں یاد ہوتی ہیں جبکہ یہ بات بھی جانتے ہیں کہ ہر قوم اپنے وقت کے امام کے ساتھ اٹھائی جائے گی لہذا اس وقت کے حجت خدا کی معرفت نہایت ضروری ہے اور اُس کے ساتھ ساتھ دوسرے مکاتب فکر میں بھی امامؑ کے بارے میں کئی متعدد روایات آئی ہیں جن میں سے صرف چند احادیث کو پیش کررہے ہیں۔

سنن ابن ماجہ میں ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مہدیؑ ہم اہلبیت میں سے ہے اور خداوند عالم اس کیلئے راتوں رات حالات کو بہتر بنادے گا۔

(سنن ابن ماجہ حدیث ۴۰۷۵)

اسی کتاب میں جناب سعید بن مسیّب سے روایت ہے:

ہم جناب اُم سلمہ کے ساتھ تھے کہ مہدیؑ کا ذکر آیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اکرمؐ سے سنا ہے کہ مہدی فاطمہ

کی اولاد میں سے ہونگے۔ (سنن ابن ماجہ حدیث ۴۰۷۶)

حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں:

یہ بات تواتر کے ساتھ احادیث میں آئی ہے کہ اِس اُمت میں ایک مہدیؑ ہوگا اور عیسیٰ ابن مریم نازل ہونگے تو اُن کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔

(فتح الباری شرح صحیح بخاری، ابن حجر عسقلانی، دار المعرفۃ، بیروت، ج ۶ ص ۴۹۴، حدیث ۳۲۶۵)

وہ احادیث جن میں ظہور مہدیؑ کا کثرت سے ذکر ہوا ہے (صواعق المحرقه، ابن حجر الهيثمی)

مسند امام احمد وابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا:

یہ دن ورات ہرگز تمام نہ ہونگے جب تک اللہ تعالیٰ میرے اہلبیت میں سے ایک شخص کو نہ بھیج دے جس کا نام میرے نام پر ہوگا اور جو اس دنیا کو عدل وانصاف سے اس طرح بھر دے گا جس طرح وہ ظلم وجور سے بھری ہوگی۔

(مسند احمد بن حنبل، ج ۳، ص ۱۷)

2nd Quiz Program 2012

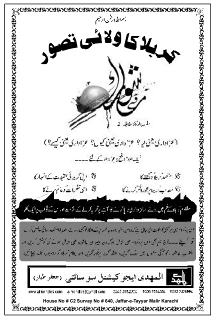

Top Five Position

Code # 139> Syeda Meraj Fatima Rizvi D/O Ali Gohor
Code # 155> Syed Mohd Hasan S/O Mohd Ali
Code # 239> Syed Areeba Batool Naqvi D/O Sohail Abbas
Code # 291> Sabra Batool D/O Mohd Ali
Code # 389> Naiyar Abbas S/O Nasir Abbas

Total Participant: 478

Female (71%)

Male (29%)

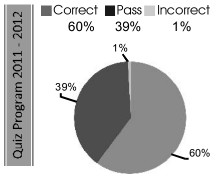

3rd Quiz Program 2013

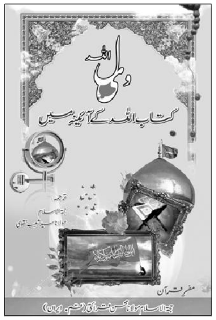

Top Five Position

Code # 0752> Sughra Batool	D/O Raza Ali	1st
Code # 1178> Aliya Jawwad	D/O Syed Saeed Hasan	2nd
Code # 0993> Abeeha Batool	D/O Afzal Hussain	3rd
Code # 1154> Salman Mehdi	S/O Saleem Mian Zaidi	4th
Code # 0076> Mohd Sajjad Naqvi	S/O Asad Abbas	5th

Total Participant: 876

Female (67%)

Male (33%)

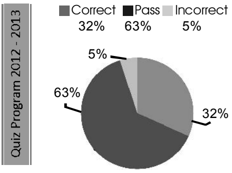

دور حاضر میں وقت کی کمی کے پیش نظر مومنین ومومنات خصوصاً نوجوان طلبہ وطالبات میں مطالعہ کے لئے وقت نکالنا نہایت مشکل ہوتا جارہا ہے لہذا اِن مشکلات کے پیش نظر اس طرح کے کوئز کا انعقاد کیا گیا ہے تاکہ کم وقت میں دین کے بارے میں زیادہ سے زیادہ مفید اور موثر آگاہی حاصل کرتے ہوئے مطالعہ کے شوق کو دوبارہ بیدار کیا جاسکے۔

اپنے آپ کو حجت خدا کے عشق کی خوشبو سے معطر کرنے کا بہترین موقع

انصارِ امامؑ میں معنویت کا کردار

تقریر: حجۃ الاسلام مولانا سید علی مرتضی زیدی

شعبان المعظم خداوندِ متعال کی طرف سے مغفرت کا مہینہ ہے اس کی راتیں مغفرت کی راتیں ہیں۔ خدا نے گویا اپنے عرش کے دروازوں کو کھول دیا ہے۔ کوئی ہے جو پکار رہا ہو؟ کوئی ہے جو گڑگڑا رہا ہو؟ کوئی ہے جو میری رحمت سے مستفید ہونا چاہتا ہو؟ یہ سوچ کر زیادہ استغاثہ کرنا ہوگا کہ نہیں معلوم شاید یہ ہی وہ ماہِ شعبان ہو جس میں شاید کوئی اعلان ہونا ہو۔۔

ایک دفعہ پھر مومنین و مومنات بالخصوص نوجوان طبقہ کے لئے امام مہدی کے افکار سے متعلق "المہدی ایجوکیشنل سوسائٹی" کی جانب سے انعامی مقابلے کا انعقاد کیا جا رہا ہے جس میں بذریعہ قرعہ اندازی سوالنامے کے درست جوابات دینے والے پہلے پانچ انعام یافتگان کو پنجتن کے نام پر

1000 روپے، سی ڈی، کتاب اور سرٹیفکیٹ

اور امام حسین کے اصحاب کی یاد میں دیگر 72 افراد کو 100 روپے سی ڈی اور سرٹیفکیٹ

جبکہ سوالنامہ کے علاوہ خصوصی حصہ میں شرکت کرنے والے کو یادگاری شیلڈ دی جائے گی۔

اسکے علاوہ ریگولر کوئز میں حصہ لینے والے وہ تمام مومنین جنہوں نے "کربلا کا ولائی تصور" اور "ولی اللہ کتاب اللہ کے آئینہ میں" میں شرکت کی تھی اور پورے مارکس حاصل کئے تھے چاہے انھیں کوئی ایوارڈ ملا ہو یا نہ ملا ہو اس پروگرام میں بھی پورے مارکس لینے پر حجۃ الاسلام مولانا محسن قرائتی کی سوال جواب پر مبنی ایک خوبصورت تالیف گفٹ کی جائے گی۔

قوائد وضوابط

اس سلسلے میں چند گذارشات پیش خدمت ہیں۔

1- جوابات ارسال کرنے کی آخری تاریخ 15 شعبان 2013 ہے۔

2- ہر سوال کے نیچے 03 جوابات ہیں جن میں سے ایک صحیح ہے لہذا صرف صحیح جواب کے خانے میں نشان لگائیں۔

3- فارم کو مکمل اور صاف ستھرا پر کریں۔ سوالنامہ ہماری ویب سائٹ سے یا ہمارے مراکز سے حاصل کر سکتے ہیں۔

4- تقسیم انعامات (شعبان کے آخری اتوار) 07 جولائی صبح 09:00 بجے مرکزی امام بارگاہ (جعفر طیار) میں منعقد کیا جائے گا۔ البتہ کسی قسم کی تبدیلی کی صورت میں بذریعہ SMS آگاہ کر دیا جائے گا۔

5- ایک سے زائد نشان کی صورت میں جواب نامہ منسوخ کر دیا جائے گا۔

6- کوپن کی فوٹو کاپی بھی قابل قبول ہے لیکن فوٹو کاپی کے ساتھ رجسٹریشن فیس مبلغ 20 روپے ادا کرنا ضروری ہے۔

طالب دعا: المہدی ایجوکیشنل سوسائٹی (جعفر طیار) پاکستان

www.almehdies.com | almehdies@gmail.com

نوٹ: المہدی ایجوکیشنل سوسائٹی کی جانب سے ہفتہ وار تربیتی وفکر دروس کا باقائدہ آغاز 2004 میں کیا گیا جو بحمداللہ ابھی تک جاری وساری ہے یہ پروگرام مزامامیہ امام بارگاہ میں فوراً بعد نماز ظہرین (قبل از زیارت) منعقد کئے جاتے ہیں جس میں بالخصوص نوجوانوں کی دلچسپی کو مدنظر رکھتے ہوئے دلچسپ موضوعات پر مختلف علمائے کرام اور ڈاکٹرز خطاب کرتے ہیں اس کے علاوہ میڈیا کی بڑھتی ہوئی صورتحال کو مدنظر رکھتے ہوئے آؤٹ ڈور لیکچرز بھی منعقد کئے جاتے ہیں (علاوہ ماہ محرم الحرام) علاوہ ازیں اس پرآشوب دور میں میڈیا کی بڑھتی ہوئی خرافات کو دیکھتے ہوئے ادارے کی جانب سے پروڈکشن ہاؤس کے قیام کا مقصد مکتب محمد وآل محمد کا فروغ ہے جس میں اب تک:

آیت اللہ بہجت، آیت اللہ امامی کاشانی، امام خمینی اور استاد دھنوی جیسے معروف اساتذہ کے لیکچر اُردو ٹرانسلیشن کے ساتھ ریلیز کئے جا چکے ہیں اور باقی پر کام جاری ہے۔

ہر ماہ کے پہلے اتوار — مقرر: حجۃ الاسلام مولانا جعفر آرزو — بعنوان: مسائل خانوادگی

ہر ماہ کے آخری اتوار — مقرر: حجۃ الاسلام مولانا ابوذر غفاری — بعنوان: احکام زندگی

◀ ہفتہ وار تربیتی وفکری دروس کے تحت ہونے والے تمام لیکچر کی وڈیو حاصل کرنے کے لئے ہمارے ممبران سے رابطہ کریں۔

المہدی پروڈکشن:

- قطرہ اور سمندر
- بلندئ خدا
- صدائے فطرت
- اندازِ گفتگو
- دعائے کمیل (نیو وڈیو کلپ)
- خدا کی نعمتیں
- خوبصورت زندگی
- بہجت عارفانہ (آیت اللہ بہجت)
- درسہائی زندگی (شادی سے پہلے تحفہ دینے کے لئے بہترین سیریز: استاد دھنوی)
- تالیفات: ولی اللہ کتاب اللہ کے آئینہ میں (حجۃ الاسلام مولانا محسن قرائتی)

المہدی ایجوکیشنل سوسائٹی

www.almehdies.com | almehdies@gmail.com

سوالات

تمام جوابات اسی کتاب سے وصول کئے جائیں گے جوابات پرنشان خود لگائیں یہ آپ کا اخلاقی فرض ہے

سوال نمبر ۱۔ گناہوں کا چھوڑنا بہت آسان ہے لیکن رکاوٹوں میں سے ایک بہت بڑی رکاوٹ ________ ہے؟

☐ سستی ☐ علم کا نہ ہونا ☐ امکانات کا نہ ہونا

سوال نمبر ۲۔ انسان کا ایک دوسرے پر اثر ضرور پڑتا ہے کم از کم ایک درجہ ہی ہے کہ ________ سے دور کر دے گا یعنی اُس کی طلب نہیں رہے گی

☐ نماز ☐ اچھائی ☐ دوست

سوال نمبر ۳۔ کتنی ایسی اچھی باتیں ہیں جو ہم نے اپنی زندگی میں سُنی ہیں لیکن عمل نہیں ہوا۔ کیوں عمل نہیں ہوا؟ کیونکہ ارادے میں ________ ہیں۔

☐ کمزور ☐ کم علمی ☐ لچک

سوال نمبر ۴۔ ________ کی وجہ سے ہمارا اہلبیت کے ساتھ رابطہ بنا ہوا ہے۔

☐ دوستوں ☐ شیعہ آبادی میں رہنے ☐ زیارات

سوال نمبر ۵۔ شب ۱۵ میں وقت کے امامؑ کے ساتھ ________ کی کوشش کرنی چاہیے یہ بہت ہی اہم رات ہے۔

☐ نیکی کرنے ☐ رابطہ بنانے ☐ گفتگو

سوال نمبر ۶۔ آج سے ۲۵ سال پہلے عرفاء کہتے تھے کہ امامؑ کے ظہور کے لئے دعا کرو اور اب کہتے ہیں

☐ امید لگالو ☐ لَو لگالو ☐ آمادہ ہو جاؤ

سوال نمبر ۷۔ بہت سارے ثواب ایسے ہوتے ہیں جو چند ________ کی وجہ سے ختم ہو جاتے ہیں (بہت خیال رہے)

☐ حرکتوں ☐ افراد ☐ گناہ

سوال نمبر ۸۔ غفلت کا عالم انسان کو یہاں تک لے آتا ہے کہ وہ سمجھتا ہے کہ یہ ________

☐ امتحان ہی نہیں ہے ☐ امتحان اہم نہیں ہے ☐ ابھی زندگی اور ہے

سوال نمبر ۹۔ روایات کے اندر ہے کہ ”آخری زمانے میں کسی انسان کے لئے ہاتھ میں انگارہ لے کر کھڑا ہونا آسان ہوگا لیکن ________ بچانا بہت مشکل ہوگا“۔

☐ ایمان ☐ یقین ☐ دین

سوال نمبر ۱۰۔ معنویت اِس کے لئے بھی چاہئے کہ جتنا ہمارا ________ بڑھتا چلا جائے گا امتحان سمجھنا بھی آسان ہوگا امتحان دینا بھی آسان ہوگا۔

☐ شعور ☐ عقل ☐ حوصلہ

سوال نمبر ۱۱۔ یہ کیسے طے ہوگا کہ آپ کی اور ہماری کتنی دعائیں قبول ہونگی ________

☐ رو۔۔ رو کر دعا مانگنے سے ☐ دوسروں کے لئے دعا مانگنے سے ☐ اپنے لئے دعا مانگنے سے

سوال نمبر ۱۲۔ شب ۱۵ میں عبادات سے جو آپ حاصل کریں گے وہ آسان ہوگا پھر کل اُس کو باقی کیسے رکھیں گے یہ اصل ________ ہوگی۔

☐ گفتگو ☐ مشکل ☐ دعا

سوال نمبر ۱۳۔ آخری امامؑ کے لئے سب سے اہم واسطہ کونسا ہے ________

☐ امام حسینؑ ☐ امام علیؑ ☐ جناب سیدہؑ

سوال نمبر ۱۴۔ امامؑ سے پوچھا گیا کہ مولا ہم اس شب میں سب سے زیادہ کیا طلب کریں تو امام نے فرمایا ___

☐ آتشِ جہنم سے اپنی گردن کی نجات ☐ گناہوں سے دوری ☐ عبادت میں لذت کی دعا

سوال نمبر ۱۵۔ متعدد روایات میں آیا ہے کہ خداوندِ متعال بندے کے اعمال کی کثرت نہیں دیکھتا، بلکہ ________ کو دیکھتا ہے۔

☐ اعمال کی قلت ☐ دل پر گذرنے والی کیفیتوں ☐ الف اور ب

سوال نمبر ۱۶۔ کون سی خاتون قیصر روم کی پوتی اور شمعون وصی حضرت عیسیٰؑ کی اولاد سے تھیں؟

☐ حضرت حلیمہ خاتونؑ ☐ حضرت نرجس خاتونؑ ☐ حضرت شہر بانوؑ

سوال نمبر ۱۷۔ جب امام حسن عسکریؑ کی شہادت ہوئی تو امام مہدیؑ کی عمر مبارک کیا تھی؟

☐ پانچ برس ☐ ساڑھے چار برس ☐ ساڑھے گیارہ برس

سوال نمبر ۱۸۔ امامؑ کی غیبت صغریٰ کا آغاز کب ہوا؟

☐ ۲۵۵ھ ☐ ۲۶۰ھ ☐ ۳۲۹ھ

سوال نمبر ۱۹۔ امامؑ کی غیبت صغریٰ کی مدت کیا ہے؟

☐ ۶۹ سال ☐ ۵۰ سال ☐ ۷۰ سال

کوئز نمبر ۴

انصارِ امامؑ میں معنویت کا کردار

۱۵ رجب المرجب تا ۱۵ شعبان المعظم ۱۴۳۴ھ

تمام جوابات صرف کتاب کی روشنی میں بیان کریں۔ فارم کو صاف ستھرا پُر کریں۔

وہ تمام مومنین جو ہمارے کوئز پروگرامز میں باقائدہ شرکت کرتے ہیں اور ہمارے گذشتہ ہونے والے کوئز پروگرام "ولی اللہ کتاب اللہ کے آئینہ میں" بھی شرکت کی تھی اُن تمام افراد کو باقائدہ رجسٹریشن کوڈ بذریعہ sms ارسال کیئے گئے تھے۔ لہذا دوبارہ کوئز میں شرکت کرنے پر اُسی رجسٹریشن کوڈ اور اپنے فون نمبر کا اندراج لازمی کریں اور وہ تمام افراد جو اپنا کوڈ نمبر (رجسٹریشن نمبر) یاد نہیں رکھ سکے وہ ادارے سے رابطہ کر کے اپنا کوڈ نمبر دوبارہ حاصل کر لیں۔

یاد رہے ہر شخص کو ایک ہی رجسٹریشن کوڈ دیا جاتا ہے جو آئندہ ہونے والے ہمارے تمام پروگرامز کے لیے ہے اگر گھر کا پتہ وغیرہ تبدیل ہوا ہے تو صرف اُسکا دوبارہ اندراج کیا جائے گا اس طرح سے شرکت کرنے والے کے لئے آسانی یہ ہوگی کہ پورا فارم بھرنے کے بجائے صرف رجسٹریشن کوڈ ڈالنے سے وہ ہمارے کوئز میں شامل ہو جائے گا۔

شکریہ

Reg Code: ______ Cell No: ______

نئے شامل ہونے والے افراد کے لئے

نام

Name In English

ولدیت/ شوہر

عمر: DD | MM | YY — جنس: Male | Female

تعلیمی قابلیت — آپ کے سینٹر کا نام

مکمل پتہ

موبائل نمبر

ای میل ایڈریس

اپنے خیالات کا اظہار کریں:

سوال نمبر ۲۰۔ "رسول اکرمؐ سے سنا ہے کہ مہدی فاطمہ کی اولاد میں سے ہونگے" یہ جملہ کس کا، اور کس کتاب کا ہے؟

☐ حضرت اُم سلمہ، سنن ابن ماجہ ☐ حضرت عائشہ، سنن ابن داؤد ☐ حضرت اُم ایمن، جامع ترمذی

خصوصی حصہ:

جملہ سازی

یہ سوالنامہ کا حصہ نہیں ہے اوپر کے جوابات نامکمل ہونے کے باوجود اِس حصہ میں بہترین جملہ لکھنے والے پانچ افراد کو ایک الگ "یادگاری شیلڈ" دی جائے گی۔

حضرت امام مہدیؑ کے لئے ایک خوبصورت جملہ تحریر کریں۔ (دعائیہ، گفتگو، خطاب یا۔۔۔)

....

....

....

....

کیا آپ نے ہمارے گذشتہ پروگرام "ولی اللہ کتاب اللہ کے آئینہ میں" شرکت کی تھی؟ ہاں ☐ نہیں ☐

ہمارے مراکز:

- الحسن بک سینٹر (جعفر طیار)
- دانشگاہ النجف لائبریری (جعفر طیار)
- مکتب زینبیہ (جعفر طیار)
- مدرسہ ھدیٰ (عون محمد چوک)
- بے بی کٹ بٹس (عون محمد چوک)
- توکل اسٹیشنری (عون محمد چوک)
- جعفر طیار کے تمام سکولز
- پیام اسلامی ثقافتی مرکز (انچولی)
- شہید فاؤنڈیشن (انچولی)
- جعفریہ لائبریری (عباس ٹاؤن)
- نجفی بک لائبریری (سولجر بازار)
- طاہراز (سولجر بازار)
- الفتح لائبریری حسینی مشن (شاہ فیصل)
- نیور ضویہ (مدرسہ فاطمہ)
- مدارس امامیہ (بابر مارکٹ، لانڈھی)
- مولانا عباس منتظری (مدرسہ شاہ نجف مارٹن روڈ)

more Detail: 0345 3182866 | 0336 2534354 | 0313 2426994 - www.almehdies.com